بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*
**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت
# بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 نومبر 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت یزید بن ثابت ایک بدری صحابی تھے ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن نجار سے تھا۔ آپ حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت یزید بن ثابت غزوہ بدر اور احد دونوں میں شامل ہوئے تھے۔ آپ کی شہادت 12 ہجری میں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔

حضرت یزید بن ثابت سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ظاہر ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور آپ کے صحابہ بھی تیزی سے کھڑے ہو گئے وہ تب تک کھڑے رہے جب تک جنازہ گزر نہ گیا۔ حضرت یزید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی تکلیف یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے اور میرا خیال ہے کہ وہ کسی یہودی مرد یا عورت کا جنازہ تھا۔

پھر ایک اور روایت ہے حضرت یزید بن ثابت سے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے آپ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں قبیلہ کی لونڈی کی قبر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا۔ صحابہ نے عرض کی کہ وہ دوپہر کے وقت فوت ہوئی تھی اور آپ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے ہم نے آپ کو اس وجہ سے اٹھانا پسند نہیں کیا کہ آپ آرام کر رہے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بندی کی اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں یعنی اس قبر کے اوپر ہی آپ نے صفیں بنوا کے جنازہ پڑھا پھر فرمایا کہ جب تک میں تمہارے درمیان ہوں جو بھی تم میں سے فوت ہو اس کی خبر مجھے ضرور دو کیونکہ میری دعا اس کے لئے رحمت ہے۔

اگلے صحابی حضرت معوذ بن عمرو بن جموح ہیں۔ حضرت معوذ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو جشم سے تھا۔ حضرت معوذ کے والد کا نام عمرو بن جموح اور ان کی والدہ کا نام ہند بنت عمرو تھا۔ حضرت معوذ بن عمرو بن جموح اپنے دو بھائیوں حضرت معاذ اور حضرت خلاد کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اس کے علاوہ یہ غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے تھے۔ حضرت معوذ بن عمرو کے والد وہی عمرو بن جموح ہیں جن کو ان کے بیٹوں نے ان کی لنگڑاہٹ کی وجہ سے بدر میں شامل ہونے نہیں دیا تھا۔ جب احد کا موقع آیا تو حضرت عمرو بن جموح نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ بدر کے موقع پر تم نے مجھے جانے نہیں دیا تھا لیکن اب میں ضرور جاؤں گا تم مجھے روک نہیں سکتے۔ ان کے بیٹوں نے بہتیرا کہا کہ آپ کی ٹانگ خراب ہے آپ پہ تو جنگ فرض نہیں ہے حضرت عمرو

بن جموح نہیں مانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں لیکن میں آپ کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے اور تم پر جہاد فرض نہیں ہے۔ لیکن پھر آپ نے ان کا جوش دیکھ کے شوق دیکھ کے اجازت بھی دے دی۔ حضرت عمرو بن جموح نے اپنا جنگ کا ساز وسامان لیا اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے اللہ مجھے شہادت عطا فرما اور مجھے ناکام ونامراد اپنے اہل وعیال کی طرف نہ لوٹانا اور پھر حقیقتاً ان کی یہ خواہش پوری ہوئی اور وہ میدان احد میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے عمرو کو جنت میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

پھر اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت بِشر بن براء بن معرور۔ حضرت بِشر کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوعبید بن عدی سے تھا اور دوسرے قول کے مطابق بنوسلمٰی سے تھا۔ حضرت بِشر کے والد کا نام حضرت براء بن معرور اور والدہ کا نام خلیدہ بنت قیس تھا۔ حضرت بِشر کے والد حضرت براء بن معرور ان بارہ نقیبوں میں سے تھے جو مقرر کئے گئے تھے اور قبیلہ بنوسلمٰی کے نقیب تھے۔ حضرت بِشر اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور حضرت بِشر بن براء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیرانداز صحابہ میں سے تھے۔ حضرت بِشر غزوہ بدر احد خندق حدیبیہ اور خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

عبدالرحمن بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَے بنوسلمٰی تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ جدّ بن قیس۔ آپ نے فرمایا کہ اسے کس وجہ سے سردار مانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ ہم میں سب سے زیادہ مالدار ہے لیکن بڑا بخیل ہے وہ اور یہ ہمیں پسند نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بخیل ہونا تو بہت بڑی بیماری ہے اور اس وجہ سے وہ تمہارا سردار نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر ہمارا سردار کون ہے آپ ہی بتادیں؟ آپ نے فرمایا کہ بِشر بن براء بن معرور تمہارا سردار ہے یعنی جن صحابی کا ذکر ہورہا ہے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہی تمہارا سردار ہے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہود اوس اور خزرج کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ یعنی آپس میں لڑتے تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے وہ نبی جس کی پیشگوئی ہے جو مبعوث ہونے والا ہے اس کے نام پہ ہمیں فتح عطا کر۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں سے مبعوث فرمایا تو انہی لوگوں نے آپ کا انکار کیا اور جو بات وہ کہا کرتے تھے اس سے انکاری ہوگئے۔ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت بِشر بن براء اور داؤد بن سلمٰی نے ایک دن ان سے کہا کہ اَے یہود کے گروہ اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کرلو پہلے تو تم ہم پر محمد نام کے نبی کے ظہور کے ذریعہ فتح مانگتے تھے۔ اب وہ مبعوث ہوگیا ہے تو اب اس نبی پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اس پر سلام بن مشکم یہودی نے جو قبیلہ بنونضیر کا سردار اور ان کے خزانے کا نگران تھا اور اس عورت زینب بنت حارث کا خاوند تھا جس نے غزوہ خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر آلود گوشت دیا تھا۔ جواب دیا کہ وہ نبی ہمارے پاس وہ نہیں لے کر آیا جسے ہم پہچانتے ہیں اور نہ آپ وہ نبی ہیں جن کا ہم نے تم سے ذکر کیا تھا۔

حضرت کعب بن عمرو انصاری نے بیان کیا ہے کہ غزوہ احد کے دن ایک موقع پر میں اپنی قوم کے 14 آدمیوں کے ساتھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اس پر ہم پر اونگھ طاری تھی جو بطور امن کے تھی یعنی بڑی سکون والی اونگھ تھی۔ جنگی حالت تھی لیکن وہ ایسی اونگھ تھی جو ہمیں سکون دے رہی تھی کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے سینے سے دھونکنی کی طرح خراٹوں کی آواز نہ نکل رہی ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس کی تشریح فرماتے ہیں کہ اَمَنَۃً نُّعَاسًا کا مختلف پہلوؤں سے اس کے جو تراجم ہیں ان کا خلاصۃً یہ معنی بنے گا کہ غم کے بعد تم پر ایسا سکون نازل فرمایا جسے نیند کہہ سکتے ہیں یا ایسی اونگھ عطا کی جو امن کی حامل تھی یا وہ امن دیا جو نیند کا سا اثر رکھتا تھا یا نیند میں شامل تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں ایک ایسی سکون کی حالت عطا کی جو نیند سے مشابہ تھی مگر نیند کی طرح اتنی گہری نہیں تھی کہ تمہیں اپنے اعضاء پر کوئی اختیار نہیں رہے۔ وہ سکینت تو بخش رہی تھی مگر تمہیں بیکار نہیں کر رہی تھی۔

حضرت خلیفہ رابع نے لکھا ہے کہ تمام مجاہدین جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان سب پر اچانک گویا آسمان سے ایک چیز اتری ہے اور اس حالت نے اس کو ڈھانپ لیا۔ بہر حال ساری قوم بیک وقت ایک ایسی نیند کی حالت میں چلی جائے جبکہ لڑائی ہو رہی ہو اور دشمن سے سخت خطرہ بھی درپیش ہو یہ اعجاز ہے ایک معجزہ ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے یہ ایک معجزہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص سکون کی کیفیت ان کو اس وقت عطا کی گئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت بشر نے غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس زہر آلود بکری کا گوشت کھایا جو ایک یہودی عورت نے تحفۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تھا۔ جب حضرت بشر نے اپنا لقمہ نگلا تو اس جگہ سے ابھی ہٹے بھی نہ تھے کہ ان کا رنگ تبدیل ہو کر طلسان کی مانند سیاہ ہو گیا۔ درد سے ایک سال تک یہ حالت رہی کہ بغیر سہارے کے کروٹ تک نہ بدل سکتے تھے پھر اسی حالت میں آپ کی وفات ہو گئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہیں تھے کہ وہیں کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت بشر بن براء نے جب وفات پائی تو ان کی والدہ کو شدید دکھ ہوا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر کی وفات بنو سلمٰی کو ہلاک کر دے گی کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ کیا بشر کی طرف سلام پہنچایا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ام بشر اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جیسے پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں ویسے ہی جنتی بھی ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قبیلہ بنو سلمٰی کا کوئی بھی شخص جب وفات پانے والا ہوتا تو حضرت بشر کی والدہ اس کے پاس جا کر کہتی کہ اے فلاں تجھ پر سلام تو وہ جواب میں کہتا تجھ پر بھی۔ پھر وہ کہتی کہ بشر کو میرا سلام کہنا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت بشر کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں آپ کے پاس آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تمہارے بھائی کے ساتھ میں نے خیبر میں جو لقمہ کھایا تھا اس کی وجہ سے میں اپنی رگوں کو کٹتا محسوس کرتا ہوں۔

بعض دشمن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس زہر سے ہوئی تھی اور تاریخ و سیرت کی بعض کتب نے بھی یہ بحث اٹھائی ہے اور بعض سیرت نگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجہ سے شہادت کا مقام دینے کے لئے ان روایات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ بات درست نہیں ہے اس پر ہمارے ریسرچ سیل نے بھی ایک نوٹ مجھے بھیجا تھا وہ کہتے ہیں کہ تاریخ اور سیرت کی کتب ہوں یا حدیث کی، ایک بات مسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہرگز

اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ جو کوئی ایسا کہتا ہے اول تو ان تمام تر روایات کا علم نہیں رکھتا یا وہ غلطی خوردہ ہے۔ واضح رہے کہ زہر دیئے جانے کا واقعہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہوا اور اس کے تقریباً چار سال بعد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے۔ بھرپور زندگی گزاری اسی طرح جس طرح اس سے پہلے جنگوں میں بھی جاتے رہے۔ عبادات اور دیگر معمولات میں بھی رَتی بھر فرق نہیں آیا۔ تقریباً چار سال بعد بخار اور سردرد کی کیفیت طاری ہونا اور اس کے بعد وفات پا جانا، اس کو کوئی عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا کہ زہر کی وجہ سے چار سال بعد اثر ہوا ہے۔ اس ضمن میں جو حدیث بیان ہوئی ہے اس میں صرف ایک تکلیف کا اظہار ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا اور ہر کوئی جانتا ہے کہ بعض اوقات کوئی جسمانی تکلیف یا زخم یا بیماری کبھی کبھی خاص خاص موقعوں پر کسی سبب سے باہر آ جاتی ہے۔ خیبر کے موقع پر جو زہر اور گوشت آپ نے کھایا اس کے متعلق روایات کی تفصیل میں جائیں تو یہ بھی ملتا ہے کہ زہر ملا ہوا گوشت آپ نے منہ میں ڈال لیا تھا لیکن نگلا نہیں تھا لیکن اگر نگلا بھی تھا تو آپ کی بھرپور زندگی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ وفات کی وجہ بہر حال یہ نہیں تھی۔ احادیث میں یہ واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس میں زہر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھانے سے روک دیا تھا اور زہر ملانے والی عورت کو بلا کر پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہم نے اس لئے زہر ملایا تھا کہ اگر آپ کی طرف سے سچے رسول ہیں تو آپ بچ جائیں گے ورنہ ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ یہودی تو آپ کے بچنے کا اعلان کر رہے ہیں اور اس عورت کا یہ خیال تھا کہ اتنا خطرناک زہر تھا پھر بھی آپ بچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمایا تھا بلکہ روایات میں تو اس عورت کے اسلام قبول کر لینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں دو مرحومین کا ذکر کرتا ہوں جن کے جنازے غائب انشاء اللہ جمعہ کی نماز کے بعد میں پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم نصیر احمد صاحب جو مکرم علی محمد صاحب راجن پور کے بیٹے تھے۔ 21/نومبر 2019ء کو 63 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرا جنازہ ہے مکرم عطاء الکریم مبشر صاحب ابن میاں اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا کا۔ 13/نومبر کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور انور نے مرحومین کی مغفرت، بلندی درجات اور ان کی اولاد اور نسلوں میں ان کی نیکیوں کے جاری رہنے کی دعا کی۔

......☆......☆......☆......

**Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 29th - November - 2019**

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To ............................................................................
............................................................................
............................................................................
............................................................................

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar**
**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**